REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ
۳ شوال ۱۳۷۷ھ
فی پرچہ ۱۰ / ۔

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۳ شہادت ۱۳۳۷ ہش | ۲۳ اپریل ۱۹۵۸ء | نمبر ۹۴

ربوہ میں عید الفطر کی نماز اور اجتماعی دُعا

حضور ایدہ اللہ نے نماز پڑھانے اور خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد

احباب کو شرفِ ملاقات عطا فرمایا

ربوہ ۲۲ اپریل۔ کل مورخہ ۲۱ اپریل بروز دوشنبہ یہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز عید پڑھائی۔ اور نہایت پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے اور حضور کے روح پرور ارشادات سننے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے ربوہ کے علاوہ سرگودھا۔ لالیاں۔ احمد نگر۔ چنیوٹ اور لائل پور وغیرہ کے بہت سے احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ نہ صرف مسجد مبارک نمازیوں سے پوری طرح بھری ہوئی تھی بلکہ باہر بھی دور تک صفیں بنی ہوئی تھیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۱/۲ ۸ بجے صبح تشریف لائے۔ اور نماز عید پڑھانے اور خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔ بعد ازاں حضور نے قصر خلافت کی زیریں مسجد میں تشریف فرما ہو کر از راہِ شفقت احباب جماعت کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔

ہیمبرگ اور زیورچ کے احمدی مشنوں میں عید الفطر کی تقریب

مقامی نو مسلم احباب کے علاوہ متعدد اسلامی ملکوں کے باشندوں اور اعلیٰ حکام کی شرکت

بیرونی ملکوں کے احمدی مشن ہر سال عید الفطر کی تقریب پورے اہتمام سے مناتے ہیں جس میں مقامی نو مسلم احباب کے علاوہ اسلامی ملکوں کے باشندے اعلیٰ حکام اور دیگر غیر مسلم معززین بھی کثیر تعداد میں شریک ہو کر اسلام کا پیغام سننے اور اسلامی تعلیمات کے بارہ میں واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ امسال بھی مشرق و مغرب کے ان تمام ممالک میں جہاں جہاں احمدی مشن قائم ہیں۔ یہ تقریب بڑے اہتمام سے منائی گئی۔ جس کی اطلاعات ان مشنوں کی طرف سے بذریعہ تار موصول ہو رہی ہیں۔ ذیل میں ہیمبرگ (مغربی جرمنی) اور زیورچ (سوئٹزرلینڈ) سے آمدہ تاریں درج کی جاتی ہیں۔ جو یہاں نماز عید کی ادائیگی اور تقریب عید الفطر کی رپورٹوں پر مشتمل ہیں۔

ہیمبرگ (مغربی جرمنی)

مبلغ جرمنی مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔

"یہاں بفضلہ تعالیٰ عید الفطر کی تقریب بڑے وسیع پیمانے پر منائی گئی۔ نماز عید میں مقامی نو مسلم احباب کے علاوہ پاکستان۔ انڈیا۔ ترکی۔ عرب اور شمالی افریقہ کے مسلم احباب نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں عید کی تقریب میں بعض مقامی حکام اور وہ غیر مسلم احباب بھی جو اسلام میں گہری دلچسپی لیتے ہیں ہیں۔ اور جن کا احمدیہ مشن سے رابطہ ہے شریک ہوئے پریس کے نمائندے بھی اس موقعہ پر آئے ہوئے تھے جنہوں نے نماز عید اور تقریب کے متعدد فوٹو لئے۔ بعد ازاں تمام مہمانوں کی تواضع کی گئی۔"

ربوہ میں درس القرآن کے اختتام پر اجتماعی دُعا

ربوہ ۲۲ اپریل۔ یکم رمضان المبارک سے نظارت اصلاح و ارشاد کے تحت مسجد مبارک ربوہ میں قرآن مجید کا جو درس ہو رہا تھا وہ ۲۹ رمضان المبارک (۱۹ اپریل) کی شام کو مکمل ہوا۔ اختتام درس پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اقتداء میں ہزاروں مرد عورتوں اور خورد و کلاں نے اللہ تعالیٰ کے حضور غلبۂ اسلام سلسلہ احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے پُر سوز دعائیں کیں۔

اس روز نماز عصر کے بعد پہلے مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے تیسویں پارہ کا درس سورۃ اللہب کے اختتام تک مکمل کیا۔ بعد ازاں مکرم شمس صاحب نے قرآن مجید کی آخری تین سورتوں کا درس دیا۔ بعدہ ایک خاص روحانی ماحول میں جو درس قرآن مجید کی تکمیل کی وجہ سے پیدا ہوا تھا نہایت پُر سوز اجتماعی دعا ہوئی۔

امسال ماہ رمضان میں مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب، مکرم مولانا ابوالعطا صاحب فاضل، مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، مکرم مولوی ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا، محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے قرآن مجید کا درس دیا جس کے اختتام پر بھی یہ اجتماعی دعا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرمائے اور ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

تعلیم الاسلام کالج موسم بہار کی تعطیلات کے بعد ۳ مئی کو کھلے گا

طلباء تعلیم الاسلام کالج ربوہ مطلع رہیں کہ تعلیم الاسلام کالج موسم بہار کی تعطیلات کے بعد ۳ مئی ۱۹۵۸ء بروز ہفتہ ۷ بجے صبح کھلے گا۔

(پرنسپل)

زیورچ (سوئٹزرلینڈ)

مکرم جناب شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ کی طرف سے آمدہ اطلاع مظہر ہے:۔

"یہاں عید الفطر کی تقریب نہایت کامیابی سے منائی گئی۔ مقامی احباب کے علاوہ دس ملکوں کے مسلم باشندوں نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر دنیا میں غلبہ اسلام اور مسجد سوئٹزرلینڈ کی تعمیر کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔"

میٹرک کے طلبہ کے لئے ضروری اطلاع

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے میٹرک کے طلبہ مطلع رہیں کہ ۲۵ اپریل بروز جمعہ صبح چھ بجے ان سب کی سکول میں حاضری ضروری ہے۔

ہیڈ ماسٹر
تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۵۶ء

صدق جدید لکھنؤ کا ایک مضمون

سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۲۰ اپریل

(۴)

دوسرا الزام فرقہ سازی کے متعلق ہے۔ بے شک آپ نے ایک جماعت ضرور بنائی ہے۔ لیکن بتایا جائے کہ کسی نبی یا مجدد نے بھی بغیر جماعت بنانے کے کام کیا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ جماعت امت سے الگ نہیں۔ بلکہ امت کے اندر ہی بنائی ہے۔ جماعت احمدیہ مسلمانوں کی ہی ایک جماعت ہے اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ آپ نے صرف نبی ہونے کا دعوے نہیں کیا۔ بلکہ امتی نبی ہونے کا دعوے کیا ہے۔ البتہ جیسا کہ آپ کے الہامی شعر میں آیا ہے ؎

چو دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح بھی ضروری ہے

صوفی صاحب بتائیں کہ خواہ مسلمانوں کے اندر ہی احیاء و تجدید کا کام محدود ہو۔ بغیر کسی قسم کی جماعت کے کس طرح پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے؟

تیسرا الزام کہ اگر یوں ہوتا اور یوں ہوتا۔ تو جماعت احمدیہ تمام امت مسلمہ کی مکفر ہوتی۔ یہ الزام بھی حقائق کے خلاف ہے۔ امت اسلامیہ تو خیر۔ امت اسلامیہ کے دعویدار علماء کے ان فتاوے کو ملاحظہ فرمائیے۔ جو حضور پر لگائے گئے۔ اور حرمین شریفین تک سے جا کر لائے گئے۔ اور ذرا ۱۹۵۳ء کی شورش پر بھی غور فرمائیے۔ مخالفین کا یہ مطالبہ تھا کہ جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ان لوگوں نے علامہ اقبال مرحوم کے اسی قسم کے مطالبہ کو جواز کے لئے پیش کیا۔ اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کا یہ موقف ہے کہ جماعت احمدیہ امت اسلامیہ کا حصہ ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں ہرگز اقلیت نہیں قرار دی جا سکتی

معلوم نہیں اتنی بڑی بات کو صوفی صاحب کس طرح ہضم کر سکے ہیں؟ قیاس آرائی کے لئے بھی ٹھوس بنیادوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ محض خلا میں تو قیاس آرائی نہیں کی جاتی۔

چوتھا الزام فرقہ باطنیہ اور فرقہ بہائیہ کے اثر کے متعلق ہے۔ اور صوفی صاحب بغیر کوئی ٹھوس مثال پیش کرنے کے فرماتے ہیں۔ کہ ان کا یہ کہنا "بلا تزنید" صوفی صاحب نے اتنا بھی نہیں سوچا۔ کہ کوئی محقق اس فقرہ کو پڑھے گا۔ تو کیا خیال کرے گا۔ آپ کو چاہیئے تھا کہ کم از کم دونوں میں سے ایک ایک مثال پیش کرتے جس میں احمدیت کو ان سے اشتراک ہوتا۔ احمدیت کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید کا ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ بہائیت کا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ قرآنی شریعت منسوخ ہو چکی ہے۔ کیا دونوں میں یہی اشتراک ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ صوفی صاحب احمدیت سے ہی نابلد نہیں۔ بلکہ باطنیہ اور بہائیت کی الف۔ بے۔ تے سے بھی ناواقف ہیں۔ آدمی کو چاہیئے کہ قلم اٹھاتے وقت اپنی علمیت کا بھی جائزہ لے لے؛

صوفی صاحب کا پانچواں اعتراض بھی صرف نعرہ بازی قسم کا ہے۔ بیشک حضور اقدس کے نام میں احمد موجود ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے بھی الہام میں آپ کو احمد کے نام سے خطاب کیا ہے۔ لیکن آپ نے "احمدی" جماعت کہلانے کی خود ہی تشریح بھی کی ہے اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کے دو نام ہیں محمدؐ اور احمدؐ۔ محمدؐ جلالی نام ہے اور احمدؐ جمالی نام ہے۔ آپ کی جلالی حقیقت کا اظہار ہو چکا ہے آخری زمانہ میں جمالی صفت کا اظہار ہونا ہے۔ جیسا کہ گذشتہ علماء اور صلحاء نے بھی توجیہہ فرمائی ہے۔ جیسا کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے صاف صاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ اس دور میں حقیقت محمدیہ حقیقت احمدیہ میں تبدیل ہو جائیگی خود علامہ اقبال مرحوم نے بھی شاید اسی بات سے متاثر ہو کر اپنی ایک نظم میں فرمایا ہے ؎

ہو چکا گو قوم کی شانِ جلالی کا ظہور
ہے مگر باقی ابھی شانِ جمالی کا ظہور

الغرض احمدی نام سیدنا حضرت محمد رسول اللہ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمالی نام کی نسبت سے رکھا گیا ہے۔

آخر میں ہم صوفی صاحب کے اس قیاس کی پُر زور تردید کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "امت" کے مقابلہ میں اپنا فرقہ کھڑا کیا ہے۔ آپکی کسی تحریر یا قول سے اس الزام کی تائید نہیں ہوتی۔ رہا آپ کا یہ قیاس کہ آپ نے انگریزی کی حمایت "امت" کے مقابلہ میں حاصل کرنا چاہی۔ سو ھٰذا بہتان عظیم۔ آپ نے انگریز سے صرف "امت" کے لئے تعاون کیا۔ اور امت کے بعض عناصر کی غلط روش پر سرزنش کی۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کو بحیثیت "امت تباہ کرنے والی تھی۔ اور زمانہ نے دکھا دیا کہ آپ کا فیصلہ ہی صحیح تھا۔ ان عناصر کی روش ان کی اپنی بہادری اور شجاعت کے لئے خواہ کیسا ہی ثبوت کیوں نہ ہو بحیثیت مجموعی جہاد کے غلط تصور نے انگریز کے ہاتھ سے کم از کم برصغیر ہند میں مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ یہ ایک تاریخی سچائی ہے جس سے آنکھیں بند کر لینا کسی محقق کے لئے قابل تعریف نہیں کہلا سکتا اس عہد کا غور سے مطالعہ کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ سرسید مرحوم ایسے مصلحین کی ذات ہی اس کا کافی ثبوت ہے۔

مجلس شوریٰ کی تاریخوں میں تبدیلی کے متعلق

ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس شوریٰ کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ چار دن کی بجائے تین دن ہو۔ لہذا اس سال مجلس شوریٰ بتاریخ ۲۵-۲۶-۲۷ اپریل ۱۹۵۶ء بروز

جمعہ - ہفتہ - اتوار

ہوگی۔ احباب مطلع رہیں؛

پرائیویٹ سکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کرے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے متعلق

آثار قدیمہ کی ایک ناقابل تردید شہادت

آدم ثانی کی نسبت ایک نہایت قدیم پیشگوئی

(از مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب - ربوہ)

(قسط نمبر ۲)

آدم اوّل کی پیشگوئی

جن الواح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ اور آپ کی آمد کی تعیین بطور پیشین گوئی کے موجود ہے اور جو حضرت آدم علیہ السلام نے اس دنیا کے تشریعی دور کی بنیاد رکھتے ہوئے آج سے زائد از چھ ہزار سال قبل کندہ کرادی تھی اس کے متعلق ایس لینگ (S. Laing) اپنی تصنیف موسومہ Human Origin یعنی "انسانی ابتداء" میں لکھتا ہے کہ:-

"چوب کا بڑا اہرام اپنے زمانۂ تعمیر کی ترقی پر گواہ ہے۔ اگر ہم پروفیسر Piazzi Smyth کی شہادت کو تسلیم کر لیں تو ماننا پڑے گا کہ یہ غیر معمولی عمارت ایک پتھر پر کندہ پیشین گوئی کی حامل بھی ہے۔ جس میں زمانۂ مستقبل کی خبریں درج ہیں اور لکھا ہے کہ دنیا چھ ہزار سال بعد مادہ پرستی اور سائنس کے ذریعہ غیر معمولی ترقی حاصل کر لیگی۔ مگر یہ ترقی تو انسان نے خود اپنی کوشش، تحقیق اور ہرگردانی سے حاصل کی ہے۔ بس کہتے ہیں یہ پیشین گوئی کندہ ہے وہ ایک صاف ستھرے پتھر کے صندوق میں سے ملا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اہرام کی تکمیل کے معاً بعد اس تابوت کو اہرام میں بحفاظت رکھ دیا گیا تھا اور محض اتفاق سے پروفیسر سمتھ کے ہاتھ لگ گیا۔

جبکہ دنیا ان حالات میں جو اس میں مذکور ہیں دیر سے مبتلا ہو چکی ہے۔ اور خود انسان نے اپنی کوششوں سے اپنے لئے یہ حالت پیدا کی ہے۔ لہذا الہام کے نام سے موسوم ہو سکنے والی صرف ایک ہی پیشین گوئی رہ جاتی ہے۔ جو کہ آج (یعنی ۱۸۹۲ء میں) دس سال زائد المیعاد ہو چکی ہے۔ یعنی ایک جلیل القدر نبی کے متعلق ہے جس کو ۱۸۸۲ء میں مبعوث ہونا تھا" (ملا ۱۳)

پیشگوئی پوری ہوئی

اس میں جو پیشین گوئی کا پہلو پایا جاتا ہے وہ نہایت واضح ہے کہ اس ترقی اور بگاڑ کی خبر چھ ہزار برس قبل ہی پتھر پر کندہ کرائی گئی تھی۔ جبکہ ان حالات کا معلوم کر لینا اور حتمی صورت میں بیان کر دینا کسی انسانی قیاس یا اندازے سے باہر اور ناممکن تھا۔ کتاب کے مصنف کو بھی بالآخر پیشگوئی کے اس حصہ کو معیارِ صداقت ٹھہرانا پڑا۔ کہ تب ایک جلیل القدر نبی پیدا ہوگا۔ اور وہ ایسے مشکل اور اندھیر کے وقت میں اصلاحِ خلائق اور اعلاء کلمۃ الحق کا بیڑہ اٹھائے گا۔ مگر چونکہ اس کے زعم میں خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ پورا نہیں ہوا تھا اس لئے اس نے الہام کی حقانیت کو مشکوک قرار دیا۔ لیکن دراصل اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی خبر او جھل رہی۔ جبکہ وہ وجود مبارک بنفسِ نفیس احیاءِ اسلام اور اصلاحِ خلائق کے لئے قادیان میں موجود تھا۔ جس کی آمد کے ساتھ ہزارہا نوشتے پورے ہوئے۔ اور ایسے الہامات، پیشین گوئیوں اور اللہ تعالےٰ کے وعدوں پر مہرِ تصدیق لگ گئی جنکے متعلق دشمنانِ دین اور کمزور ایمان والے شکوک و شبہات پھیلا کر مزید گمراہی کے سامان پیدا کر رہے تھے۔ پس الحمد للہ کہ آدم اوّل کی پیشین گوئی آدم ثانی کے حق میں پوری آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی۔

آثارِ قدیمہ کے حساب سے آدم اوّل علیہ السلام کی بعثت کے وقت سے پورے چھ ہزار سال کی مدت ۱۸۸۱ء میں ختم ہوتی ہے۔ عین اس کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام موعود کل ادیان نے براہین احمدیہ شائع کی جو کہ الہام کے منکروں کے لئے ایک ناقابلِ تردید کتاب ہے۔

پھر یہی نہیں بلکہ وہ ایمان جو کہ دنیا سے اٹھ چکا تھا بلکہ حسب حدیث قدسی ثریا سے بھی پرے جا چکا تھا۔ دوبارہ اُتار کر مومنین کے دلوں میں پیوست کیا۔ اور ایک مجاہد اور فعّال جماعت کی داغ بیل رکھ دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود مبارک کے ساتھ ہزارہا آسمانی و زمینی نشانات ظاہر ہوتے اور ہزارہا پیشین گوئیاں آپ کی زبان پر جاری ہوئیں جو کہ آپ کی مبارک زندگی سے شروع ہو کر اب تک پوری ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ وہ پیشین گوئیاں ایک طرف انذار پر مشتمل تھیں اور دوسری طرف کامیابیوں اور خوشخبریوں سے بھرپور۔ چنانچہ یہ آپ کی دعاؤں اور پیشگوئیوں کا ہی ثمرہ ہے کہ آپ کی صداقت اور اسلام کی حقانیت کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے مصلح موعود پیدا ہوا جس نے تبلیغ اسلام کا بیڑہ اٹھانے والی جماعت کی مضبوط چٹان کی طرح پشت پناہ

بن کر اسلام کے جھنڈے کو کفر و جاہلیت کے گھروں میں جا کر گاڑ دیا۔ اور جو بفضلہ المنان اب بھی اس جہادِ عظیم میں دن رات مصروفِ عمل ہے اور خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے جماعت کی قیادت ایسے راستوں پر کر رہا ہے جو کہ مزید بڑی بڑی نصرتوں اور برکتوں کا پیش خیمہ ہیں۔ اللّٰھم متّعنا بطول حیاتہٖ۔

قرآن کریم کا عظیم الشان معجزہ

عاجز اس مضمون کو قرآن کریم کے ایک عظیم الشان معجزہ پر ختم کرتا ہے۔ جو اس زمانہ تک پردۂ راز میں رہا۔ حتیٰ کہ حضرت مسیح پاک نے خدا تعالےٰ سے علم پاکر اس کا اظہار فرمایا۔ مزید برآں یہ کہ اس راز سربستہ کے افشاء سے حضرت آدم اوّل کی پیشین گوئی کی مزید تصدیق بھی ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا تعالےٰ نے مجھے کشف کے ذریعہ اطلاع دی ہے۔ کہ سورۃ العصر کے اعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عصر تک جو عہد نبوت ہے یعنی ۲۳ برس کا تمام و کمال زمانہ یہ کل مدت گزشتہ زمانہ کے ساتھ ملا کر ۴۷۳۹ برس ابتدائے دنیا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روز وفات تک قمری حساب سے ہے۔"

پھر حاشیہ میں فرماتے ہیں کہ:-

"اس حساب کی رو سے میری پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار برس میں سے گیارہ برس رہتے تھے۔ سو جیسا کہ آدم علیہ السلام آخر حصہ میں پیدا ہوا ایسا ہی میری پیدائش ہوئی۔ خدا نے منکروں کے عذروں کو توڑنے کے لئے یہ خوب بندوبست کیا ہے۔ کہ مسیح موعود کے لئے چار ضروری علامتیں رکھ دی ہیں (۱) ایک یہ کہ اس کی پیدائش حضرت آدم کی پیدائش کے رنگ میں آخر ہزار ششم میں ہو (۲) دوسری یہ کہ اس کا ظہور دو جو زصدی کے سر پر ہو (۳) تیسری یہ کہ

(باقی صفحہ پر)

محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہوئے

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے عمرہ کے حالات ایک گذشتہ اشاعت میں چھپ چکے ہیں۔ اس کے بعد جو خط محررہ ۱۳ر اپریل ۱۹۵۸ء چوہدری صاحب موصوف کی طرف سے ہیگ سے موصول ہوا ہے۔ اس میں زیارت مدینہ کے متعلق حسب ذیل کوائف درج ہیں۔ جو دوستوں کی خدمت میں دعا کی تحریک کی غرض سے ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔ چوہدری صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

"پچھلا عریضہ لکھنے کے بعد خاکسار بذریعہ موٹر مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ ساڑھے سات بجے شام جدہ سے روانہ ہو کر ایک بجے بعد نصف شب مدینہ منورہ پہنچے۔ ۲۴ر تاریخ کو وہاں ٹھہرے تین بار مسجد نبوی میں حاضر ہو کر نفل ادا کرنے اور روضۂ اطہر پر دعا کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جنت البقیع میں حاضر ہو کر دعائیں کیں۔ احد اور مسجد قبلتین اور مسجد قباء میں بھی دعائیں کیں (دونوں مساجد میں نفل بھی ادا کئے) ۲۵ کی صبح کو فجر کی نماز کے بعد مدینہ منورہ سے روانہ ہو کر رستہ میں بدر کے مقام پر نصف گھنٹہ ٹھہرے اور دعا کی۔ ساڑھے دس بجے واپس جدہ پہنچے۔ ۲۶ر کی صبح کو فجر کے بعد تیسری بار مکہ مکرمہ میں حاضر ہوا۔ اور دوبارہ عمرہ ادا کیا۔ اس بار صفا اور مروہ کے درمیان ننگے پاؤں سعی کی اور چونکہ اب کی بار بالکل اکیلا تھا۔ اسلئے دعاؤں کی طرف زیادہ توجہ کی توفیق ملی فالحمد للہ علیٰ ذالک"

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کی ان دعاؤں کو جو انہوں نے اسلام کی ترقی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت اور درازئ عمر اور دیگر امور کے لئے کی ہوں گی قبول فرمائے۔ اور چوہدری صاحب موصوف کو بیش از پیش خدمت دین کی توفیق دے۔ اور اولاد نرینہ سے نوازے۔ آمین

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ربوہ
۱۸ر اپریل ۱۹۵۸ء

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں داخلہ

نئے تعلیمی سال کے آغاز پر بہت سے احباب سکول کے متعلق ضروری کوائف اور اخراجات کا تخمینہ طلب فرما رہے ہیں۔ ان دوستوں اور دیگر ایسے احباب کی اطلاع کے لئے جو سلسلہ کے مرکزی ادارہ میں اپنے بچے بھجوانا چاہتے ہوں۔ عرض ہے۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے داخلہ شروع ہے۔ بالعموم پرائمری کلاسز کے طلباء کا ماہوار اوسط خرچ تیس روپے۔ مڈل کلاسز کا پینتیس روپے اور ہائی کلاسز کا چالیس روپے کے قریب ہوتا ہے۔ اس میں بچے کا جیب خرچ۔ اور انگریزی کتابوں وغیرہ کا خرچ شامل نہیں۔ بورڈنگ ہاؤس میں طلباء کی اخلاقی۔ دینی اور تعلیمی نگرانی کے لئے عملہ موجود ہے اور سکول کے اساتذہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محنت اور اخلاص سے کام کرتے ہیں۔ مقررہ نصاب کے علاوہ دینیات کی تعلیم سکول کا امتیازی پہلو ہے۔ دوست مرکزی فیوض سے متمتع ہونے کے لئے اپنے بچوں کو اپنے مرکزی سکول میں داخل کرا کر ہم خرما و ہم ثواب کا موجب بنیں۔ معمولی لٹ سے کم طالب علم کو داخل کر لیا جاتا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ صرف اخلاقی اور تعلیمی طور پر پست بچوں کو ہی نہ بھجوائیں۔ بلکہ اپنے ایسے بچوں کو بھی بھجوائیں۔ جو ہونہار اور محنتی ہوں۔ اور جو اساتذہ کی کوشش اور توجہ سے سکول سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا کر والدین اور قوم کے لئے باعث عزت ثابت ہو سکیں۔

(سٹاف سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

میاں گلزار احمد صاحب مرحوم

از محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل الزراعت ربوہ

جیسا کہ اس سے قبل بھی الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ تین اور چار مارچ کی درمیانی رات میاں گلزار احمد صاحب مرحوم مکینک بشیر آباد اسٹیٹ ایک حادثہ میں بری طرح جل گئے۔ چار مارچ کو انہیں مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی کی کار میں میرپور خاص پہنچا کر سول ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی اس دن کراچی گئے ہوئے تھے۔ کراچی سے واپسی پر جب ڈاکٹر صاحب موصوف کو اس حادثہ کا علم ہوا تو فوری طور پر ہسپتال پہنچے اور ڈاکٹروں سے مل کر مناسب علاج کا انتظام کیا۔ مریض کے سول ہسپتال میں داخل ہونے کے باوجود ڈاکٹر صاحب موصوف روزانہ بار بار علاج اور مریض کی ہمدردی کے لئے ہسپتال آتے رہے جب مریض کی حالت قدرے سنبھل گئی تو وہ انہیں بہتر نگہداشت اور علاج کے لئے اپنے نرسنگ ہوم میں لے آئے۔ اور جہاں تک انسانی تدابیر کا تعلق ہے۔ ڈاکٹر صدیقی صاحب نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی مقامی ڈاکٹروں کے علاوہ دو دفعہ ڈاکٹر رضوی صاحب ایف۔ آر سی۔ ایس سول سرجن حیدر آباد کو مشورہ کے لئے بلایا۔ اور فون پر مختلف ماہرین سے مشورہ حاصل کرتا تو ان کا عام دستور تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خادم کی تشویشناک حالت کے پیش نظر خود خاکسار کو یاد فرمایا اور تفصیلی حالات معلوم فرمانے کے بعد ہدایات سے نوازا۔ ہمیں جو رپورٹیں بذریعہ تار اور خطوط موصول ہوتی رہیں۔ ان کی اطلاع حضور کی خدمت میں باقاعدہ پیش کی جاتی رہی۔

آخر مریض کی حالت ایسی ہو گئی۔ کہ ڈاکٹر صدیقی صاحب نے مختلف ماہرین کے مشورہ کے بعد تجویز فرمایا۔ کہ فوری طور پر کراچی کے کسی اچھے ہسپتال میں منتقل کر دیا جائے۔ جہاں خون دینے اور چمڑہ کا پیوند لگانے کی سہولتیں میسر ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تجویز کو پسند فرمایا۔ جس کی اطلاع بذریعہ تار ڈاکٹر صاحب موصوف کو دی گئی۔

کسی اچھے ہسپتال کے جنرل وارڈ میں جگہ حاصل کرنا بھی خاصہ مشکل کام تھا۔ ڈاکٹر صدیقی صاحب کی کوشش کے ساتھ ہمارے ایک اور سرجن عزیزم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کی کوشش مل گئی۔ میں نے عزیز موصوف کو فون پر کہا کہ وہ انتظام کر کے مکرم ڈاکٹر صدیقی صاحب کو بذریعہ تار اطلاع کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے اس کی تعمیل کر دی جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

مکرم ڈاکٹر صدیقی صاحب نے مرحوم کو سفر کے لئے تیار کیا۔ اور ان کے آرام کے لئے اپنے کمپونڈر عبد السلام صاحب کو ان کے ہمراہ کر دیا۔ وہ آٹھ مارچ کی صبح کو کراچی پہنچے۔ ایمبولنس موجود تھی۔ جس پر انہیں ہسپتال پہنچا دیا گیا اور علاج جاری ہو گیا۔ مگر حالت گرتی گئی۔ آخر دس اپریل کو رات دس بجے ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جماعت کراچی نے تدفین کا انتظام کیا اور یہ مخلص۔ ہونہار۔ مستعد محنتی نوجوان ۱۱ر اپریل کو کراچی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

ان کی وفات کا صدمہ سوگوار بیوہ والدین اور بھائی بہنوں کے لئے ہی نہیں بلکہ ہم کارکنان کے لئے بھی بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ ان کا حادثہ ڈیوٹی کی ادائیگی کے دوران ہوا۔ اور پھر ہم ایسے پایہ کے کارکن کی رفاقت سے محروم ہو گئے۔ جو کسی ادارہ کو خوش قسمتی سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

احباب دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے مرحوم کی بیوہ کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین۔ ماں باپ اور بھائی بہنوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیں ہمیشہ ایسے حادثات سے محفوظ رکھے۔ اور اس نقصان کی تلافی اپنے فضل سے فرمائے۔ آمین۔ نیز ان کے معالج مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی کے لئے بھی خاص طور پر دعا فرمائیں۔ جنہوں نے مرحوم کے علاج میں قابل تقلید اخلاص و محبت کا اظہار فرمایا ہے۔ اور وقت و خرچ کی پرواہ کئے بغیر اتنا عرصہ مصروف خدمت رہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اور ان کے کام و عمر میں برکت بخشے۔ آمین

زکوٰۃ دائمی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

حضرت والد صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(از مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بی اے واقف زندگی قادیان)

والد محترم شیخ عبد المجید صاحب مرحوم پنشنر قانون گو جو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے۔ عرصہ آٹھ سال کی لمبی اور مسلسل بیماری کے بعد مورخہ ۱۸ مارچ کو اس دار فانی سے رحلت فرما کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاں نثار صحابہ روز بروز کم ہوتے جا رہے ہیں اور تقسیم ملک کے بعد غریب الدیاری کی حالت میں شمع مسیحی کے درجنوں پروانے ہم سے ہمیشہ ہمیش کے لئے جدا ہو چکے ہیں جو پختگی ایمان۔ صداقت اور بے لوث قربانی کا رنگ نور ہدایت سے براہ راست اکتساب کرنے والے بزرگوں میں نظر آتا ہے وہ بعد میں آنے والوں میں نہیں مل سکتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے دور کو زیادہ سے زیادہ ممتد فرمائے۔ اور بعد میں آنے والوں کو بھی یہ توفیق بخشے کہ وہ اخلاص و عقیدت میں ترقی کر کے عملی طور پر ان بزرگوں کے نقش قدم پہ چلنے والے ہوں۔

آج سے قریباً آٹھ سال قبل مکرم والد صاحب نے اپنی زندگی کے کچھ حالات ایک خط میں تحریر فرماتے ہوئے مجھے نصیحت فرمائی تھی کہ میں ان کی وفات کے بعد ان کے لئے احباب جماعت میں دعا کی تحریک کروں۔

اس خط سے میں نے پہلی مرتبہ بہ شدت کے ساتھ محسوس کیا کہ ان کی کمزوری صحت اور میری ان سے ایک مدت تک معلوم کی دوری اس بات کی متقاضی ہے کہ ان کی زندگی کے ضروری کوائف کو جلد محفوظ کیا جائے۔ چنانچہ اس نظریہ سے میں نے آپ کا خط دوبارہ سہ بارہ پڑھا لیکن ایک حالات کے متعلق عدم علم کی وجہ سے مجھے تفصیلات میں جو کمی معلوم ہوئی اس کی تصریح خاکسار نے دوبارہ والد صاحب مرحوم سے کروائی۔ جن کی روشنی میں ذیل کے مختصر حالات پیش کر رہا ہوں۔

ابتدائی تعلیم اور قبول احمدیت

خاکسار کے والد محترم شیخ محمد حسین صاحب مرحوم ولد شیخ غلام حیدر صاحب ۱۸۸۲ء میں موضع دھرم کوٹ رندھاوا تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں وہاں کے ایک مشہور خاندان ککے زئیاں میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مڈل تک ۱۸۹۸ء میں وہاں کے مقامی سکول میں حاصل کی۔ اس کے بعد آپ اپنے ماموں شیخ نور احمد صاحب کے پاس ایبٹ آباد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے تشریف لے گئے جہاں آپ نے ۱۹۰۰ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ جس کے بعد آپ ۱۹۰۱ء میں بطور امیدوار گرداور قانون گو کام سیکھتے رہے عرصہ تقریباً چھ سال آپ نے ضلع ہزارہ کے مختلف علاقوں میں بندوبست کے کام کی ٹریننگ حاصل کی۔ اور ۱۹۰۷ء میں ضلع گورداسپور میں بطور گرداور بندوبست تبدیل ہو کر آ گئے ۱۹۰۷ء سے قبل مکرم والد صاحب کے تین ماموں شیخ غلام احمد صاحب شیخ نور احمد صاحب اور شیخ حسین بخش صاحب احمدیت میں داخل ہو چکے تھے۔ جن میں سے شیخ غلام احمد صاحب سب سے پہلے احمدی ہوئے تھے۔ اور باقی دو بھائی ان کی تبلیغ کے نتیجہ میں احمدی ہوئے۔

مکرم والد صاحب کو ان کے ضلع ہزارہ وایبٹ آباد کے قیام کے دوران میں آپ کے ماموں شیخ نور احمد صاحب اور حکیم محمد یحییٰ صاحب احمدیت کی تبلیغ کرتے رہے تھے مولوی محمد یحییٰ صاحب کے متعلق مکرم والد صاحب فرماتے تھے کہ وہ پیر کوٹھا نوالہ علاقہ مردان کے مرید تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے پیشتر جب یہ پیر صاحب فوت ہونے لگے تو اپنے مریدوں کو وصیت کر گئے۔ کہ مہدی پیدا ہو گیا ہے مگر اس کا ظہور نہیں ہوا۔ جس وقت وہ دعویٰ کرے تو مان لینا۔ چنانچہ مولوی محمد یحییٰ صاحب کے والد صاحب نے اپنی وفات کے وقت اپنے پیر صاحب کی وصیت اپنے لڑکے مولوی محمد یحییٰ صاحب کو پہنچا دی بعد میں مولوی محمد یحییٰ صاحب ایک روز تحصیل مانسہرہ میں تشریف لائے۔ وہاں پہ کچھ عرائض نویس ایک اخبار پڑھ رہے تھے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کا بھی ذکر تھا۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے قادیان کا ایڈریس لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خط تحریر کیا جس پہ حضرت اقدس نے انہیں کچھ رسالہ جات بھجواتے ہوئے دعا کے لئے تحریر فرمایا مولوی صاحب نے استخارہ کیا تو ان کو کہا گیا یا یحییٰ خذ الکتاب بقوۃ۔ اس پر مولوی صاحب بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ چنانچہ مکرم والد صاحب مولوی صاحب کے مندرجہ بالا حالات سے متاثر ہو کر اور ان کی اور اپنے ماموں شیخ نور احمد صاحب کی تبلیغ سے احمدیت میں شامل ہوئے

آپ نے جنوری ۱۹۰۷ء میں مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اس وقت تک آپ کے ننہیال کے بعض رشتہ دار احمدیت میں شامل ہو چکے تھے مگر آپ کے ددھیال میں سے آپ ہی اکیلے اور پہلے احمدی تھے۔ ان دنوں آپ کے قادیان کے قیام کے عرصہ میں سعد اللہ لدھیانوی کی وفات کی تار قادیان آئی تو آپ بتاتے تھے کہ حضور علیہ السلام نے اس وقت فرمایا کہ ہم کو کسی کی موت کی خوشی نہیں ہوتی البتہ خدا تعالیٰ کا نشان پورا ہونے کی خوشی ہوتی ہے۔

ضلع گورداسپور میں ملازمت

عرصہ ملازمت میں ۱۹۰۷ء سے ۱۹۱۸ء تک علی الترتیب ضلع گورداسپور۔ ہوشیارپور سیالکوٹ۔ انبالہ اور ملتان میں کام کرنے کے بعد ۱۹۱۹ء میں آپ دوبارہ ضلع گورداسپور کی تحصیل شکرگڑھ میں بطور قانون گو متعین ہوئے۔ اس عرصہ میں آپ مختلف اوقات میں قادیان تشریف لاتے رہے۔ مگر ۱۹۱۹ء سے ۱۹۳۸ء تک آپ باقاعدہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے علاوہ اکثر قادیان تشریف لایا کرتے تھے۔ ۱۹۲۸ء میں آپ بٹالہ کی تحصیل میں تبدیل ہو کر آ گئے جہاں آپ ۱۹۳۵ء تک کام کرتے رہے یہاں پہ مرکز سے زیادہ قریب ہونے کی وجہ سے آپ کو سلسلہ کے کاموں میں زیادہ دلچسپی لینے اور خدمت کے مواقع میسر آتے رہے۔ قادیان چونکہ تحصیل بٹالہ میں شامل ہے اس لئے سلسلہ کے لئے حصول زمین کے ضمن میں ہر ممکن امداد بہم پہنچاتے رہے۔ اسی طرح احمدی احباب کی ضروریات میں بھی ہر جائز امداد کیا کرتے تھے

آپ ایک صاف گو اور راست باز انسان تھے اور احمدیت کے رشتہ اخوت کی وجہ سے اپنے جذبہ ہمدردی کو بہت کم دبا سکتے تھے۔ جس کام کو کرنے کا عزم کرتے تھے اس کو ذمہ داری کے پورے احساس کے ساتھ سر انجام دیتے تھے۔ آپ کے خلاف اخبار زمیندار وغیرہ میں مضامین بھی شائع کروائے گئے کہ احمدی قانونگو تحصیل بٹالہ میں نہیں ہونا چاہیئے مگر چونکہ آپ کے خلاف محکمہ کو کبھی کوئی شکایت کا موقعہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ اس لئے مخالفین اپنی اس شرارت میں ناکام رہے عرصہ سات سال تحصیل بٹالہ میں گذارنے کے بعد ۱۹۳۵ء میں آپ گورداسپور میں متعین کئے گئے

یہاں پہ بوجہ ضلع ہونے کے جماعتی کاموں اور احمدی احباب کی امداد کرنے کے لئے آپ کو بٹالہ سے بھی زیادہ مواقع میسر آتے رہے۔ مکرم والد صاحب اپنے بٹالہ اور گورداسپور کے عرصہ قیام میں مقامی جماعت کے کاموں میں بھی پوری دلچسپی اور سرگرمی سے حصہ لیتے رہے۔ فراہمی چندہ اور سلسلہ کے کاموں میں بعض اوقات آپ گھر سے گھنٹوں باہر رہتے۔ بے قاعدہ اور نادہندہ احباب کے گھروں پہ جا کر ان سے چندہ جات وصول کرتے۔ جب کبھی گھر میں بیٹھتے تو تمام گھر والوں کو اکٹھا کر کے اخبار الفضل میں سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ یا کوئی اور مضمون سناتے اگر کوئی غیر احمدی مہمان یا رشتہ دار گھر میں آتا تو اسے بھی تبلیغ کرتے

قادیان میں مستقل رہائش اور خدمت سلسلہ کے کام

احمدیت اور مرکز احمدیت قادیان کے ساتھ محبت کی وجہ سے آپ اپنے آبائی گاؤں دھرم کوٹ رندھاوا میں رہائش رکھنا پسند نہیں کرتے تھے اور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ وہاں پہ سوائے دنیاداری کی باتوں کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اگرچہ وہاں پہ آپ کی جدی زمین اور مکانات کے علاوہ اپنا تیار کردہ دو منزلہ پختہ مکان بھی تھا اور وہاں رہنے سے بہت سی دنیاوی سہولتیں بھی میسر آ سکتی تھیں مگر چونکہ قادیان کی رہائش آپ کے نزدیک دنیاوی آلائشوں سے پاک اور روحانی ترقی کے لئے ضروری تھی۔ اس لئے آپ کی خواہش تھی کہ پنشن لینے کے بعد آپ اپنی مستقل رہائش قادیان میں اختیار کریں۔ (باقی)

درخواست دعا

پہ وفیسر اخوند محمد عبد البقا درخان صاحب ابھی تک ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہیں۔ حالت بدستور تشویشناک ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے

اقبال محمد خاں۔ لاہور

احکام غضِ بصر و پردہ اور مروّجہ برقعہ

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

قرآن کریم میں جہاں غضِ بصر کا حکم مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیا گیا ہے۔ وہاں مومن عورتوں کو پردہ کے ساتھ یہ بھی حکم ہے کہ مستورات زینت کو ظاہر نہ کریں۔ سوائے اس کے جو آپ ہی آپ بے اختیار ظاہر ہو جائے۔ اور کہ وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں میں ڈالیں تاکہ زینت چھپی رہے۔ اور سورۃ احزاب میں فرمایا کہ اے نبی مومن عورتوں کو کہدے کہ وہ اپنی بڑی چادریں اپنے اوپر اوڑھ لیں۔ اس طرح اسلامی حکم کے مطابق چادر یا برقعہ کے ذریعہ اندرونی زینت کو چھپائیں۔ اور زینت کو پردہ میں رکھیں۔

قرآن کریم کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ اسلام چادر اور برقعہ کے ذریعہ زینت کو چھپانے کی ہدایت کرتا ہے۔ اور مستورات کو منع کرتا ہے کہ وہ کوئی ایسا طریق اختیار نہ کریں۔ جس سے زینت کا اظہار ہو۔ درحقیقت غضِ بصر کا حکم اور پردہ اور زینت کے عدم اظہار کی ہدایت اس غرض کے لئے ہے کہ مذہب اسلام جو پاکیزگی سکھاتا ہے۔ اس میں کوئی چیز حائل نہ ہو اور زینت کے اظہار سے مردوں عورتوں کے خیالات میں پراگندگی پیدا نہ ہو۔ حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے ہیں :۔

"ہم نے بہت سے ایسے انسان دیکھے ہیں کہ ایک ہی نگاہ میں ہلاک ہو ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ مومنوں کو کہدو۔ کہ نگاہیں نیچی رکھیں مولوی محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اگر کسی پر پہلی نظر پڑ جائے تو تم دوبارہ اس پر ہرگز نظر نہ ڈالو اس سے تمہارے قلب میں ایک نور پیدا ہوگا"

(درس القرآن ۲۱۴)

غرضیکہ مردوں عورتوں کو غضِ بصر اور مستورات کو پردہ کرنے اور زینت کے عدم اظہار سے یہ مقصد ہے کہ خیالات کے اندر پاکیزگی کی صورت قائم رہے اور چادر اور برقعہ بھی اس کے ممد ہونے چاہئیں۔ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں مستورات چادر کا استعمال کرتی تھیں۔ اور یہ غرض پوری ہوتی تھی۔ بخاری شریف میں ہے کہ اس زمانہ میں عورتیں صبح کی نماز میں شامل ہوتی تھیں۔ اور جب وہ نماز سے فارغ ہو کر واپس جاتی تھیں تو وہ چادروں میں لپیٹی ہوتی تھیں۔ غلس یعنی اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔ اس حدیث سے ثابت ہے کہ آنجنابؐ کے زمانہ میں عورتیں چادریں استعمال کرتی تھیں

موجودہ زمانہ میں چادر کی بجائے برقعہ استعمال ہوتا ہے۔ مگر بعض اوقات مروّجہ برقعہ ایسا بنایا جاتا ہے جو بجائے خود زینت بن جاتا ہے اور جاذبِ نظر ہوتا ہے جس سے پردہ کی غرض پوری نہیں ہوتی ہے۔ پس برقعہ کو جو زینت کی صورت دی جاتی ہے اس سے مومن مستورات کو اجتناب کرنا چاہیئے +

خاکسار قمر الدین۔ مولوی فاضل۔ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میری اہلیہ عرصہ دو تین ماہ سے بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت عطا فرمائے۔ آمین بشیر احمد چک ۱۱۵ جنوبی سرگودھا

۲۔ میری ایک عزیزہ امسال ایف ایس سی کے امتحان میں شریک ہو رہی ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان بزرگان سلسلہ و جملہ افراد جماعت سے ملتمس ہوں کہ وہ عزیزہ کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(احمد منصور۔ ملتان روڈ لاہور)

۳۔ میری دو لڑکیاں بالترتیب سی ٹی اور ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دے رہی ہیں۔ احباب ان دونوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (اقبال بیگم نولکھا کوٹ لاہور)

۴۔ میرے والد صاحب عرصہ سے متعدد امراض میں مبتلا ہیں۔ نیز میرا کاروبار بھی کچھ گرا ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ والد صاحب کو صحت دے۔ اور میری پریشانی دور کرے (مسعود سٹھیالوی دہاروالی۔ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ)

۵۔ عزیزی محمد صادق خاں متعلم بی۔ ڈی۔ ایس تھرڈ ایر۔ عزیزی محمد زبیر خاں متعلم ڈی ایس پی تھرڈ ایر ایف۔ سی کالج لاہور کے امتحان عنقریب شروع ہو رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرماویں اللہ تعالےٰ نمایاں کامیابی عطا فرماوے (محمد یعقوب خاں چک تجرد)

مسلمانوں کی گم گشتہ ترقی کا راز

(از مکرم محمد اسلم صاحب قریشی جامعہ احمدیہ ربوہ)

آج مسلمان دینی و دنیوی لحاظ سے روبہ زوال ہیں۔ اسلام کا نام محض فیشن کے طور پر انہوں نے اپنے اوپر چسپاں کر رکھا ہے۔ ان کے دل انکے خیالات اور ان کے جذبات حقیقت اسلام سے بیگانہ ہیں۔ وہ دنیا کے پیچھے پیچھے دوڑتے ہیں اور دنیا ان کے آگے آگے بھاگتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ دنیا سے بھی محروم ہو گئے ہیں اور دین سے بھی۔ طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ غیر اقوام مذہب پر چلے بغیر دنیوی لحاظ سے عروج پر ہیں اور ہم سچے مذہب کے دعویدار ہونے کے باوجود بھی دنیا سے محروم ہیں آخر ایسا کیوں ہے؟ آخر ہم کیوں باوجود کوشش کے ترقی کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے؟ اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تفسیر کبیر جلد ۴ جزو ۱۲ صفحہ ۳۱-۳۴ میں تحریر فرماتے ہیں :۔

"دوسری قومیں اسلام کے بغیر ترقی کر سکتی ہیں کیونکہ وہ اس کی سکیم کے پرزے نہیں۔ وہ تو پہلے سے خدا کو چھوڑ چکی ہیں۔ ان کے مزید بگڑ جانے سے اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ لیکن اگر مسلمانوں کو بھی اسلام چھوڑنے پر دنیا کی ترقی اور غلبہ مل جائے تو وہ بھی اسلام کو چھوڑ دیں گے۔ اس صورت میں خدا تعالےٰ کی ہدایت کا کوئی حامل نہ رہے گا اور محمدی سکیم ناکام ہو جائے گی۔ پس اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو اسلام کے بغیر ترقی نہ دے گا۔ تا ان کو مجبوراً اسلام کی طرف لوٹنا پڑے اور دنیا کے دکھ آخر انہیں خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ کریں اور اسلام کے ذریعہ سے جو خدا کی سکیم جاری ہوئی ہے وہ دنیا میں زندہ اور قائم رہے۔ اگر عیسائی اپنے مذہب پر عمل نہیں کرتا تو وہ باوجود بگڑنے کے بے شک ترقی کرتا چلا جائے۔ اگر ہندو اپنے مذہب پر عمل نہیں کرتا تو وہ باوجود بگڑنے کے بے شک ترقی کرتا چلا جائے۔ کیونکہ وہ مذاہب تو اپنی ذات میں بھی بگڑ چکے ہیں۔ ان کے بگڑنے سے خدا تعالےٰ کی اسکیم کی موٹر خراب نہیں ہوتی۔ لیکن اگر مسلمانوں کو خدا تعالےٰ باوجود بگڑنے کے ترقی کرنے دے تو پھر اس کی موٹر رک جائے گی۔ کیونکہ مسلمان اس موٹر کے پرزے ہیں۔ اگر ان کو غافل ہونے دیا جائے تو موٹر بھی خراب ہو جائے گی۔"

مسلمانوں کے لئے اب ترقی کرنے کی صورت صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ وہ صحیح اسلام پر قائم ہو جائیں اور وہ مقصد جو خدا تعالےٰ نے ان کے ذمہ لگایا ہے۔ اسے پورا کریں۔ تب خدا مسلمانوں کو ترقی دے گا۔ اب خدا نے چاہا ہے کہ وہ مسلمانوں کو دوبارہ ترقی دے تا اسلام پھیلے اور اس کا نام ساری دنیا میں بلند ہو۔ اسی لئے اس نے اس زمانہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے۔

اعلان دار القضاء

بسلسلہ درخواست مولوی عنایت اللہ صاحب گورنمنٹ پنشنر ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بخلاف مکرم میاں عبد اللطیف صاحب ولد میاں عبد الکریم صاحب میاں ممتاز احمد صاحب ولد میاں اشتیاق علی صاحب بھیکیواران کٹھیہ کمالیہ ضلع لائلپور بابت اضافہ قسط بجائے ادائیگی مبلغ ۱۲۸۶/۳/۹ روپے مکرم میاں عبد اللطیف صاحب ومکرم میاں اشتیاق علی صاحب کو معمولی طریق سے تاریخ سماعت ۳ ۵/۵۸ کی اطلاع نہیں دی جا سکی۔ اس لئے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ درخواست مذکورہ کی سماعت دفتر قضاء ربوہ میں ۳ ۵/۵۸ کو بوقت ۱۰ بجے صبح ہوگی مطلع رہیں۔

ناظم دار القضاء۔ ربوہ

---

(۶) میرا بچہ عزیزم بشیر احمد خالد اور بھانجا عزیزم ادریس احمد میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(سکینہ بیگم اہلیہ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی۔ ربوہ)

اہم طبّی معلومات

ایک نئی خواب آور بیماری

ایک نئی عجیب قسم کی بیماری لندن کے دو بچوں میں دیکھی گئی ہے۔ اس میں بچے ان جانوروں کی طرح حرکات کرنے لگتے ہیں جو جاڑے بھر بے حس و حرکت رہتے یا سوتے رہتے ہیں۔

اس مرض سے متاثر ہونے والوں میں حرارت بدنی دفعتاً کم ہو جاتی ہے۔ نبض غائب ہو جاتی ہے۔ لیکن احساس برقرار رہتا ہے۔ اور مریض ریچھ یا سخت ریڑھ کی ہڈی رکھنے والی مچھلی کی طرح خواب میں غرق رہتا ہے اور کھڑا نہیں ہو سکتا

ان دو بچوں میں جو لندن میں اس کے شکار ہوئے ہیں۔ ایک ۵ا سالہ لڑکی اور ایک ۹ سالہ لڑکا ہے۔ اگرچہ یہ دونوں کچھ عرصے بعد خود بخود اس مرض سے عارضی صحت پا گئے۔ لیکن ماہرین علم العلاج اس بیماری کی تشریح سے ابھی تک قاصر ہیں ان دونوں بچوں میں سوائے فربہی کے کوئی بات مشترک نہیں پائی جاتی

۱۵ سالہ لڑکی کو تین سال کے عرصے میں چھٹا حملہ اس مرض کا ہوا ہے۔ اس کا ٹمپریچر ۸۰ ڈگری رہتا تھا۔ اس کو بجلی سے گرم کئے ہوئے کمبل میں لپیٹ دیا گیا تاکہ اس کا ٹمپریچر نارمل ہو جائے

رسولی کی تشخیص کیلئے آلہ

روس کے آلات جراحی ایجاد کرنے والے ادارہ نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے جو رسولیوں کی تشخیص بآسانی کر لیتا ہے۔ اکثر رسولیوں کا پتہ ایکسرے کے ذریعہ نہیں چلتا ہے۔ اور تشخیص میں دشواری ہوتی ہے۔ اس آلہ سے یہ دقت ضرور دور ہو جائے گی

اس آلہ کے ذریعہ شعاعیں معمولی خلیات سے گزر کر ان رسولیوں تک پہنچ جاتی ہیں جو بہت گہرائی میں واقع ہوتی ہیں۔ اور پھر ان شعاعوں کے ردعمل کے طور پر پردے میں رسولی کی شکل بن جاتی ہے۔ جس سے رسولی کا قطر معلوم ہو جاتا ہے

جراثیم کش ایٹمی گولیاں

ایک امریکی دوا ساز کمپنی نے بلی کی آنتوں کے دھاگہ کو جو زخم سینے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، جراثیم سے پاک کرنے کے لئے تجارتی پیمانے پر برقیاتی جراثیم کش گولیوں کا استعمال شروع کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ ان دھاگوں کو استعمال کرنے سے قبل ایک بڑی ایٹمی مشین سے گذارا جائے گا۔ اور تمام جراثیم فنا جائیں گے سرجیکل ڈریسنگ میں اسی نئی دریافت سے بڑی مدد ملنے کی امید ہے اور جراثیم کی موجودگی کے خطرات دور ہو جائیں گے۔

شرائین میں باریک باریک نالیوں کی دریافت

ہنگری کے اخبار ایسٹی ہرلاپ نے لکھا ہے کہ ہنگری کے دو پروفیسروں کی اس دریافت نے سائنس کی دنیا میں کافی دلچسپی پیدا کر دی ہے کہ شرائین میں ایسا نظام ترکیبی پایا جاتا ہے جو چھوٹی نہروں یا نالیوں کی طرح عمل کرتا ہے۔

یہ انکشاف پروفیسر جینیو بارا لفد نے سوئزرلینڈ اور آسٹریا کے دورہ سے واپسی پر کیا ہے۔ آپ نے ان معرکۃ الآرا لیکچروں میں جو ان ممالک میں دئیے ہیں یہ تحقیق پیش کی ہے کہ نہروں کی قسم کی یہ ترکیب دوران خون میں ایک اہم اثر رکھتی ہے

پروفیسر جینیو نے بتایا کہ یہ نہریں دوران خون کے راستہ کو بند کر سکتی ہیں اور اسے وسیع بھی کر سکتی ہیں۔ یہ نہریں دوران خون کی بیماریوں میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اب اس نئی تحقیق سے اس قسم کی بیماریوں کا علاج آسان ہو جائے گا۔ اس تحقیق میں ڈاکٹر ڈیبن جو امراض حلق کے ماہر سرجن ہیں پروفیسر موصوف کے ہمراہ کام کر رہے ہیں۔

اخبار لکھتا ہے ان دونوں محققین نے اپنی تحقیق کی جو خوردبینی تصویر پیش کی ہے اس سے غیر ملکی ڈاکٹروں میں سنسنی پھیل گئی ہے اور ان کو مزید لیکچروں کے لئے دوسرے ممالک نے دعوت دی ہے

ذیابیطس کے عصبی عارضوں میں حیاتین "بی"

استعالی وجع المفاصلی امراض کی ریسرچ کے ادارے کے محققین اس بات پر بڑی حد تک متفق ہو رہے ہیں کہ حیاتین "بی" ذیابیطس کے ان مریضوں میں جن میں پہلی عصبی امراض ہوتے ہیں کس طرح مفید اور کارآمد نہیں ہے عام طور پر یہ غلط طریقہ پر فرض کر لیا گیا ہے کہ حیاتین کے استحالہ میں خرابی کا سبب ذیابیطس کے مریضوں کے اعصابی خلل ہیں۔ حالانکہ حیاتین کا مسلسل استعمال ان حالات میں ناکام ثابت ہوا ہے

ڈاکٹر نیامنڈ نے ۱۲ ایسے مریضوں پر تجربہ کیا جن میں حیاتین کی کمی موجود نہیں تھی۔ ان میں سات ذیابیطس میں مبتلا اور سات ایسے مریض لئے گئے جو عصبی مرض اور مرض کلیہ و شبکیہ میں مبتلا تھے۔

ان تمام مریضوں کو دو ہفتے موزوں غذا پر رکھا گیا اور پھر ان کو حیاتین "بی" کی خوراک دی گئی۔ اور دوسری خوراک چھ دن بعد پھر دی گئی۔ نیز ذیابیطس کے مریضوں میں انسولین کا استعمال بند کر دیا گیا۔ جب ان تمام باتوں کا تجزیہ کیا گیا تو حیاتین کا کوئی اثر نہیں تھا

امریکہ میں خسرہ کا ٹیکہ تیار کر لیا گیا

آخر کار امریکہ میں خسرہ کا ٹیکہ ایجاد کر لیا گیا۔ یہ اعلان جراثیمی امراض کے ماہر ڈاکٹر جان فرینکلن نے پچھلے ماہ میں ڈلاس کی ایک کانفرنس میں کیا۔ جان فرینکلن اس سے قبل طب میں نوبل پرائز حاصل کر چکے ہیں

خسرہ اگرچہ عام بیماری ہے اور دنیا کا کوئی حصہ اس سے محفوظ نہیں ہے لیکن ابھی تک اس کے روکنے کے لئے کسی قسم کا ٹیکہ ایجاد نہیں ہو سکا تھا۔ گنجان آبادی کے علاقوں میں خسرہ خوب پھیلتا ہے اکثر ملکوں میں بچوں میں خسرہ کے عارضہ کو لازمی تصور کیا جاتا ہے اور اس مرض میں علاج نہیں کیا جاتا اور معمولی مرض سمجھ کر نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔ موجودہ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ حقیقتاً اس کا حملہ شدید ہوتا ہے اور تین سال سے کم عمر بچوں کے لئے انتہائی خطرناک بھی ہوتا ہے اور بڑی عمر کے لوگ بھی اس سے قطعاً محفوظ نہیں ہیں۔ ممکن ہے خسرہ بجائے خود خطرناک مرض نہ ہو لیکن اس کی وجہ سے مریض پر نمونیہ اور کئی متعدی امراض کے حملہ کا امکان ہوتا ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں جہاں دواؤں اور ڈاکٹروں کی کثرت ہے جراثیم کش دواؤں سے اس بیماری پر قابو حاصل کر لیا گیا ہے۔ لیکن پسماندہ ملکوں میں انتہائی مہلک ثابت ہوتی ہے خسرہ دماغ میں سوزش کا موجب بن سکتا ہے اور اس کے دس فی صدی سے زائد مریض ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جسمانی صحت پر بہت خراب اثر ڈالتا ہے جو کافی دیر تک باقی رہتا ہے سیاہ رنگ کے خسرہ میں دماغ کی شریان بھی پھٹ جاتی ہے۔ مگر یہ عام نہیں ہے

ماہرین طب اب تک خسرہ کے لئے کوئی ٹیکہ ایجاد نہیں کر سکے تھے جب کہ چیچک یا دوسرے متعدی امراض کے ٹیکے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ اس جرثومے کی خصوصیت ہے۔ اس کا جرثومہ صرف انسانی جسم میں پھلتا پھولتا ہے۔ اس کے بعد بندر پر بھی اس کا معمولی اثر ہوتا ہے۔ ماہرین سالہا سال بعض دوسرے جانداروں اور پرندوں میں اس کے جراثیم داخل کرتے رہے ہیں۔ لیکن یہ جراثیم بغیر کسی قسم کا نقصان پہنچائے غائب ہو جاتے تھے۔ اس لئے خسرہ کے ٹیکہ کی ایجاد کا خیال بیس سال قبل ترک کرنا پڑا۔

۱۹۵۴ء میں پھر اس پر کام شروع کیا گیا اور بالآخر پچھلے ماہ اس بیماری کے جرثومے کے متعلق کچھ تفصیلات منظر عام پر آئیں۔ نوبل پرائز یافتہ ڈاکٹر فرینکلن نے بتایا کہ یہ جراثیم مریض کے گلے یا خون میں سے ہوتے ہوئے گردے کے خلیات میں پہنچ جاتے ہیں اور ان کی شکل بدل دیتے ہیں۔ ان معلومات کی بنا پر خسرے کے جراثیم کو مختلف مراحل سے گذارا گیا ہے اور بالآخر ایک منزل پر یہ مریض کے حلق تک اثر کر کے رہ گئے اور اس کے خون میں شامل نہ ہو سکے۔ بہرحال اس تحقیقات سے ڈاکٹروں نے یہ نتیجہ نکال لیا کہ جرثومہ کی اس آخری شکل کو ٹیکے کی تیاری کے کام میں لایا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں کئی سال تک مسلسل تحقیق کی گئی ہے۔ اور خیال ہے کہ بہت جلد خسرے کا ٹیکہ آخری شکل میں تیار ہو کر سامنے آ جائے گا اور بنی نوع انسان کو اس سے نجات حاصل ہو جائے گی۔

دعائے مغفرت

قبلہ والد محترم شیخ حاجی محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دیناپور ۲۷ رمضان المبارک بروز جمعرات بوقت پونے چار بجے صبح انتقال فرما کر اپنے مولا سے جا ملے — انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم مغفور کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

محمد اسلم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دیناپور

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے نائب صدر منتخب ہونے پر

مبلغ ہالینڈ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کا تار

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بحمد اللہ ہیگ کی عالمی عدالت انصاف کے نائب صدر منتخب ہوئے ہیں۔ اس عہدۂ جلیلہ پر آپ کے انتخاب کی خبر جو نیوز ایجنسیوں کی معرفت اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ احباب جماعت تک پہنچائی جا چکی ہے۔

مبلغ انچارج ہالینڈ مشن مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے بھی اس خوشکن خبر پر مشتمل تار ارسال کیا تھا جو درج ذیل ہے:۔

"الحمد للہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب عالمی عدالتِ انصاف کے نائب صدر منتخب ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ آمین"

(قدرت اللہ)

دعائے مغفرت

ربوہ ۲۱ اپریل آج صبح محترمہ عزیز بی بی صاحبہ اہلیہ بابو ولی محمد صاحب کا جنازہ لاہور سے لایا گیا۔ مرحومہ محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔ چند دن بعارضہ فالج بیمار رہنے کے بعد کل شام کو وفات پا گئی تھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد آپ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولانا شمس صاحب نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو بلند درجات دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

درخواستہائے دُعا

۱۔ میرے پوتے عزیز صفی الرحمٰن سلمہ اور عزیز محبوب الرحمٰن سلمہ تپ اور کالی کھانسی سے کراچی میں بیمار ہیں دونوں بچوں کی صحت اور ان کے دوسرے بھائیوں کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار شیخ کظیم الرحمٰن ربوہ)

۲۔ لاہور (بذریعہ تار) میرے بھائی عبد السلام صاحب بعارضہ عزابی جگر بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(احسان علی)

عید الفطر کی تقریب پر غرباء کی مدد

مجلس تجار ربوہ کا مستحسن اقدام

مجلس تجار کے زیر انتظام عید الفطر کی مبارک تقریب پر ربوہ کے مندرجہ ذیل تاجروں نے غرباء کے لئے بعض اشیاء پیش کیں جو مستحقین میں تقسیم کر دی گئی ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان دوستوں کے اموال میں برکت دے اور انہیں اپنے فضل سے نوازے۔ آمین

۱۔ رشید احمد صاحب بدوملہوی رشید بوٹ ہاؤس۔ ۳ جوڑے جوتے زنانہ اجوڑا بچگانہ
۲۔ مرزا نذیر احمد صاحب نذیر کلاتھ ہاؤس (۵ پیس) دس گز کپڑا
۳۔ مرزا مہتاب بیگ صاحب اعدد قمیص
۴۔ چوہدری داؤد احمد صاحب داؤد جنرل سٹور۔ ۱۶ کتابیں (برائے جماعت ہفتم ہشتم)
۵۔ چوہدری بشیر احمد صاحب بشیر جنرل سٹور ۴ 〃 (برائے جماعت ہفتم۔ پنجم)
۶۔ ملک سعادت احمد صاحب ملک جی برادرز ۶ 〃 (برائے جماعت ششم ہفتم)
۷۔ متفرق۔ ایک عدد قمیص اور ۹ روپیہ نقد (از مجلس تجار)

خاکسار

عبد العزیز۔ صدر مجلس تجار ربوہ